سوال

(414) عورتوں کے لیے کون سا کھیل جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ باہمی دوڑ میں مقابلہ کیا تھا، اس مقابلے کو عورتوں کے لئے کھیل کود کو جائز قرار دینے کی بنیاد قرار دیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس واقعہ کو سوال میں ذکر کیا گیا ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک سفر تھیں، جبکہ آپ کی عمر زیادہ نہ تھی نہ ہی آپ کا جسم فربہ ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تم ذرا آگے چلے جاؤ۔'' جب وہ تعمیل کرتے ہوئے کچھ آگے چلے گئے تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ''تم میرے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کرو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دوڑتے ہوئے آپ سے آگے بڑھ گئی، پھر عرصہ دراز کے بعد ایک مرتبہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے شریک سفر تھیں، آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا 'کہ تم ذرا آگے چلے جاؤ۔'' پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ''تم میرے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کرو۔'' اس وقت آپ پہلے واقعہ کو بھول چکی تھیں اور جسم بھی فربہ ہو چکا تھا، فرمانے لگیں کہ میں اس حالت میں کیسے دوڑ سکتی ہوں، آپ نے فرمایا کہ ''ایسا نہیں ہوسکتا آپ کو دوڑ میں شریک ہونا ہوگا۔'' چنانچہ میں نے آپ سے دوڑ میں مقابلہ کیا تو آپ آگے بڑھ گئے اور میں پیچھے رہ گئی، آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ''میں نے پہلے مقابلے کا بدلہ چکا دیا ہے۔'' [مسند امام احمد، ص: ۲۶۴، ج ۶]

واقعہ بیوی خاوند کے درمیان پیش آیا، اسے اوپن مقابلوں میں عورت کے شریک ہونے کے لئے کیونکر بنیاد بنایا جا سکتا ہے، اس سے مقصود اچھے انداز میں معاشرتی زندگی کی تکمیل اور میاں بیوی کے درمیان محبت والفت کا حصول تھا۔ اس بنا پر اس واقعہ سے اس جیسے عمل کے لئے ہی استدلال لیا جا سکتا ہے، تاہم دین میں اتنی تنگی نہیں ہے کہ اگر عورتوں نے تفریح طبع کے طور پر کھیلنا ہے تو اس کے لئے درج ذیل پابندیوں کو پیش نظر رکھنا ہوگا:

مقابلہ خواتین کے مابین ہو اور انہیں دیکھنے والی بھی عورتیں ہی ہوں۔

عورتوں کی جسمانی ساخت کے پیش نظر وہ ہلکی پھلکی کھیل میں حصہ لیں جس سے ان کی نسوانیت اور وقار مجروح نہ ہو۔

مقابلہ اوپن نہیں ہونا چاہیے تاکہ وہ کسی قسم کا فتنہ فساد انگیزی کا باعث نہ ہو۔

لیکن آج کل عورتیں نیکریں پہن کر اپنے قابل ستر حصوں کو نمایاں کر کے کھیلوں میں شریک ہوتی ہیں، پھر اس مقابلے کو ٹی وی پر نشر کیا جاتا ہے، مرد حضرات اسے دیکھتے ہیں بلکہ میدان مقابلہ میں موجود ہوتے ہیں، ان کھیلوں سے ان کی نسوانیت بھی مجروح ہوتی ہے، ایسے حالات میں عورتوں کا کھیلوں کے مقابلہ میں حصہ لینا حرام اور ناجائز ہے۔ اس قسم کی مقابلہ بازی سے انہیں باز رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ شر وفساد کا دروازہ نہ کھلے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:415